

(۸) خطبه

یہ کلام زیر مط کے متعلق اس وقت فرمایا جبکہ حالات اسی قسم کے بیان کے مقتضی تھے:

وہ اپساظا ہر کرتا ہے کہ اس نے بیعت ہاتھ سے کر لی تھی مگر دل سے نہیں کی تھی۔ بہر صورت اس نے بیعت کا تو اقرار کر لیا، لیکن اس کا یہ اذعکار کہ اس کے دل میں کھوٹ تھا تو اسے چاہیے کہ اس دعویٰ کیلئے کوئی دلیل واضح پیش کرے، ورنہ جس بیعت سے منحرف ہوا ہے اس میں واپس آئے۔

--☆☆--

(۸) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْحَمْدُ
یعنی بِهِ الرُّبِّيْرُ فِي حَالٍ افْتَصَتْ
ذَلِكَ:

يَرْعُمُ آنَّهُ قَدْ بَأَيَّعَ بِيَدِهِ، وَ لَمْ
يُبَايِعْ بِقَلْبِهِ، فَقَدْ أَقَرَّ بِالْبَيْعَةِ،
وَ ادَّعَى الْوُلِيَّةَ، فَلَيَأْتِ عَلَيْهَا
بِأَمْرٍ يُعْرَفُ، وَ إِلَّا فَلَيَدْخُلْ فِيمَا
خَرَّجَ مِنْهُ.

-----☆☆-----

مط جب زیر ابن عوام نے امیر المؤمنین علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت شکنی کی تو وہ اس کیلئے بھی یہ غدر کرتے تھے کہ مجھے بیعت کیلئے مجبور کیا گیا تھا اور مجبوری کی بیعت کوئی بیعت نہیں ہوا کرتی اور کبھی یہ فرماتے تھے کہ یہ تو صرف دکھاوے کی بیعت تھی، میرا دل اس سے ہمنواز تھا۔ گویا کہ وہ خود ہی اپنی زبان سے اپنے ظاہر و باطن کے مختلف ہونے کا اعتراف کر لیا کرتے تھے، لیکن یہ غدر ایسا ہی ہے جیسے کوئی اسلام لانے کے بعد منحرف ہو جائے اور سزا سے نجتنے کیلئے یہ کہہ دے کہ میں نے صرف زبان سے اسلام قبول کیا تھا، دل سے نہیں مانا تھا، تو ظاہر ہے کہ یہ غدر مسموع نہیں ہو سکتا اور نہ اس اذعکار بننا پر وہ سزا سے نجت حاصلتا ہے۔ اگر انہیں یہ شبہ تھا کہ حضرتؐ کے اشارے پر عثمان کا خون بہایا گیا ہے تو یہ شبہ اس وقت بھی دامن گیر ہونا چاہیے تھا کہ جب اماعت کیلئے علف انجھایا جا رہا تھا اور بیعت کیلئے ہاتھ بڑھ رہا تھا یا کہ اب توقعات ناکام ہوتے ہوئے نظر آئے اور کہیں اور سے امید کی جھلکیاں دکھائی دیئے لگی تھیں۔

حضرتؐ نے مختصر سے لفظوں میں ان کے دعویٰ کو یوں باطل کیا ہے کہ جب وہ اعتراف کرتے میں کہ ہاتھ سے بیعت کی تھی تو پھر جب تک بیعت کے توڑے نے کا جواز پیدا نہیں ہوتا، انہیں بیعت پر برقرار رہنا چاہتے اور اگر بقول ان کے دل اس سے ہم آہنگ نہ تھا تو اس کیلئے انہیں کوئی واضح ثبوت پیش کرنا چاہیے، لیکن دلی کیفیات پر تو کوئی دلیل لائی نہیں جاسکتی تو وہ اس کیلئے دلیل کہماں سے لائیں گے اور دعواے بے دلیل قبول خرد نہیں۔

☆☆☆☆☆